النیچر

نیچر

وَمَا اَدْرٰیکَ مَا النیچر

اور تو کیا جانے کیا ہے نیچر

لا علم لک بہ لا خبر فکیف تزعم انہ ھو قانون لما امر اللہ و

تجھے نہ اسکا علم ہے نہ خبر پھر کیونکر خیال کرتا ہو کہ وہی قانون قدرت ہو اور

قدرہ و لا تدری ان العلم بہ خارج عن طوق البشر فاحذر الحذر

وہی قانون مذہب اور تجھے یہہ خبر نہیں کہ اسکا علم طاقت بشری سے خارج ہر بس اس خیال سے بچ جا

فانک علی خطاء و خطر

تو خطا اور خطرہ مین ہے

عیان پیروی نیچر مدت سے نیچر نیچر پکار رہے ہین مگر ابتک اتنا نہین سمجھے کہ نیچر چیز ہی کیا ہے بس انکو حال و خیال پر وہ مثل خوب صادق آرہی ہر جو کسی بوالہوس کو حق مین کہی گئی ہر **چندین مدت خدائی کردی ہنوز نگاہ خود رانشناختی۔**

اس سے ہماری مراد یہہ نہین ہر کہ وہ لفظ نیچر کے لغوی معنے نہین جانتے یا اس کے مورد استعمال و موضوع لہ کو نہین پہچانتے۔ ان باتون کو تو وہ جانتے اور خوب طمطراق سے بیان کرتے کہ یہہ لفظ لاطینی الاصل ہے اور انگریزی زبان مین فلان فلان معنی مین مستعمل ہے بلکہ اس سے ہماری مراد یہہ ہر کہ جس چیز کو وہ نیچر سمجھ رہے ہین وہ درحقیقت نیچر نہین۔ اور نیچر کے معنے جو وہ بیان کرتے ہین وہ اسپر صادق نہین آتے۔

اس نافہمی کو ہم پہلے بہی اشاعتہ السنتہ نمبر ۳ و ٦ و ۸ جلد ۲ و نمبر ۱۱ و ۱۲ جلد ۳ مین کچہ کچہ بیان کر چکے ہین۔ اس مقام مین اس غلط فہمی کو اور وجوہ سے بیان کرتے ہین۔
نیچر کے لفظی معنے انگریزی ڈکشنریون (لغات کی کتابون) فوربس ڈکشنری۔ ... ڈکشنری وغیرہ مین مختلف و متعدد بیان کئے ہین۔ خالق۔ مخلوق۔ خداوندی ... کا عمل سبب یا فاعل کسی چیز کی طبعی حالت۔ مخلوقات کی ذاتی یا طبعی آئین اشیا

کی باقاعدہ آئین - زندہ جسم کی بناوٹ - زمین کی کروی شکل - دل کی خاصیت - علم طبعی - یہ ہندہ پن - وغیرہ - وغیرہ -

مگر ہمارے ملک کے نیچری اس لفظ سے منجملہ معانی مذکورہ معنی ذاتی حالات و طبعی خواص موجودات کی مراد رکھتے ہین اور ان ہی حالات و خواص کو وہ قانون قدرت و مذہب قرار دیتے ہین - پہران حالات سے وہ نہ صرف حالات و خواص مشاہدہ و موجودہ مراد رکھتے ہین - بلکہ حالات و خواص غیر مشاہدہ و ناموجودہ (جو انکے تجربہ سے پہلے ہو گذرے ہون یا آئندہ آنیوالے ہون) کو بھی انکے ساتھ شامل کر لیتے ہین -

تمثیل و تشریح

آگ کو جب وہ دیکھتے ہین کہ یہہ احراق یعنی جلانے کی حالت و صفت رکھتی ہے - تو اس سے وہ یہہ خیال و قیاس کرتے ہین کہ ہماری رویت و مشاہدہ سے پہلے بھی ہمیشہ سے اسکی یہی حالت و خاصیت تہی - اور زمانہ آئندہ مین بھی ہمیشہ کیلیے اسکی یہی خاصیت رہیگی - ان تینون زمانون (ماضی - حال و استقبال) کے لحاظ سے وہ جلانے کو آگ کی ذاتی حالت و طبعی خاصیت اور اسکا قاعدہ و قانون کلی سمجھتے ہین اور اسیکو قانون قدرت الہی ٹہراتے ہین جس سے وہ یہہ مراد رکھتے ہین کہ خدا تعالی کو آگ سے صرف یہی (جلانے کا) کام لینے کی قدرت ہے اس سے پانی کا کام لینے کی قدرت نہین ہے - اور اسیکو وہ عین مذہب ٹہراتے ہین جس سے انکی مراد یہہ ہے کہ آگ کو اس صفت (جلانے) پر پیدا کرنا عین اسباب کا حکم دینا ہے کہ آگ سے بچو اور جو چیز آگ مین ڈالنے سے خراب ہو اسکو آگ مین نہ ڈالو - ایسا کروگے تو خدا کے عذاب و غضب کے محل ہوگے -

انکی اس سمجھہ و خیال کی غلطی اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ و ۱۴ جلد ۳ مین تو ہم یہہ بیان کر چکے ہین کہ جن حالات کو یہہ نیچری در قانون قدرت سمجھے ہے ہین وہ ہنوز مستحضر و مقرر بہی نہین قانون ہونا کہان - اور نمبر ۱۴ مین یہہ ثابت کر چکے ہین کہ جو حالات موجودات

عالم یہہ سمجہہ رہے ہین وہ واقعی حالات نہین انکو خیالی حالات سمجہتے ہین - اور نمبر ۸ جلد ۴ مین یہہ ثابت کر چکے ہین کہ حالات واقعی بہی ہون تو بہی مذہب اور حکم شرعی کو باخذ قبل ورود شرع نہین ہو سکتے اور نمبر ۱۱ جلد ۴ مین نیچر کا ہمیشہ ایک حالت پر نہ رہنا اور معجزہ سے اسکی عموم وکلیت کا ٹوٹ جانا بیان کر چکے ہین - اور نمبر ۱۲ مین ایسی تمثیلات لائے ہین جنسے نیچر کا عادت سے بہی ناچار ومغلوب ہونا ثابت ہوتا ہے ان پرچون کیطرف شائقین (جنہون نے وہ پرچے ملاحظہ نہین کئے) مراجعت فرماوینگے تو عجیب لطف اُٹہاوینگے -

اس مقام مین اُن غلطیون کے علاوہ دو وڈیل غلطیان اور بیان کیجاتی ہین -

ایک یہ کہ جس مجموعہ (حالات زمانہ ماضی وحال واستقبال) کو یہہ لوگ نیچر اور قانون قدرت سمجہہ رہے ہین وہ مجموعہ بجمیع اجزا نیچر و قانون قدرت ہونے کے لائق نہین ہے - اس مجموعہ مین جو جزو موجود ومشاہد ہے وہ قانون کلی نہین ہوسکتی اور جن سب اجزا کے شامل ہونے سے اس مجموعہ کا قانون کلی ہوجانا ممکن ہے وہ موجود نہین جزو موجودہ تو وہ حالات ہین جو انکی تجربہ ومشاہدہ مین آچکی ہین - اور وہ حالات محدودہ وجزئیات مخصوصہ ہین - اُنکا قانون اور امر کلی ہونا کچہہ معنی نہین رکہتا -

اور جن سب اجزا کے شامل ہوجانے سے اس مجموعہ کا قانون ہوجانا ممکن ہے وہ حالات زمانہ ماضی ہین (جو تجربہ کرنیوالونکے زمانہ سے پہلے گذر چکی ہین اور اُن کی وجود و کیفیت کا کسیکو علم نہین) اور حالات زمان آئیندہ ہین جنکی وجود کا ہنوز نام و نشان نہین - پس ایسی مجموعہ کو جسکے اجزا موجودہ قانون کلی ہونیکے لایق نہین اور جن اجزا سے اسکا کلی ہونا متصور ہے وہ موجود نہین قانون قدرت کہنا صحیح نہین -

تمثیل و تشریح عام تفہیم

آگ کی زمانہ ماضی و مستقبال کا حال تو کسیکو معلوم نہین کہ کیا تہا اور کیا ہوگا
صرف زمانہ حال (یعنی وہ زمانہ جس مین لوگون نے آگ کو جلانیکی صفت پر پایا) کی حالت
و کیفیت کا لوگون کو علم ہے ولیکن صرف اسی ایک زمانہ کا حال دیکہہ کر زمانہ ماضی
و مستقبال کا بہی وہی حال فرض کر لینا اور بنابران جلانیکو آگ کا خاصۂ لازمہ
کلیہ ٹہرانا۔ پہر اسیکو خدا تعالی کی قدرت کا (جو ہمکو آگ کے متعلق ہوا اور تہی اور
ہوگی) قانون و پیمانہ مقرر کر لینا اپنا قیاس و خیال ہے جس سے نفس الامر و در واقع مین آگ
کے لیے صفت جلانیکا خاصہ طبعی و قاعدہ کلی ہونا اور قدرت خداوندی کے لیئے قانون
و پیمانہ ہونا ثابت نہین ہو سکتا۔ ممکن ہے کہ زمانہ ماضی و مستقبل مین آگ اس صفت کے
کے علاوہ صفت تبرید (یعنے ٹہنڈا کرنیکی) بہی رکہتی ہو۔ اور خدا تعالی کی قدرت اس سے
عام اور وسیع تر ہو اور تمہارا قیاس و خیال اس کرم کا سا قیاس و خیال ہو جو پتہر
مین رہتا ہے اور آسمان و زمین اور بادشاہت خدا کی وسعت اسی پتہر کو سمجہتا ہے
چنانچہ مثل مشہور ہے۔ کرمیکہ در سنگ نہانست زمین و آسمان وی ہمانست
یا اُس مچہلی کا سا خیال و قیاس ہے جو کسی تالاب مین رہتی اور اُسی تالاب کو سمندر سمجہتی ہے
انسان قطرۂ آب و مشت خاک کی ہستی و علمیت اس شہنشاہ کی قدرت و سلطنت
کے مقابلہ مین اس کرم و مچہلی سے بڑہکر کیا وقعت رکہتے ہین کہ اس کے قیاس و خیال
کو اس کرم و مچہلی کے خیال سے زیادہ وقعت دیجاوے اور اس کی اس اٹکل و تحکم کو
(کہ جہانتک قدرت خداوندی مین نے دیکہی ہے وہین تک اس قدرت کی حد ہے) صحیح مانکر اس کے
خیال و قیاس کو خداوندی قانون سمجہا جاوے۔

ہماری اس بات سے شاید نیم خام منطقی فلسفی و کلامی چونک پڑین اور اسپر یہ
اعتراض کرین کہ اس صورت مین کسی چیز کا کوئی خاصہ قایم نہین رہتا اور علم

حقایق و خواص اشیا ر باطل ہوتا ہے جیسا کہ سوفسطائیہ والا ادریہ کا خیال ہے۔ اس خیال پر چاہیئے کہ کسی چیز کی کچھ تاثیر نہ سمجھیں زہر کھالیں اور آگ میں کود پڑیں۔ یہ سمجھ کر کہ شاید زہر و آگ میں ہمارے مشاہدہ و تجربہ کے برخلاف قوت تریاقی و سلامتی بھی پائی جاتی ہو۔

اسکا جواب یہ ہے کہ جو کچھہ ہم نے کہا ہے وہ خدا تعالی کے علم و قوت و قدرت کی نسبت اور لحاظ سے کہا ہے کہ انسان اپنے علم و تجربہ کو خدا کا علم و تجربہ نہ سمجھہ لے۔ اور اپنے خیالی قاعدوں کو قوانین خدائی نہ خیال کر بیٹھے اور اپنے اس علم و قوانین کو خدا تعالی کے حق میں واجب العمل اور دستور العمل نہ جان لے۔

انسان کے عمل و علم کی نسبت نہیں کہا کہ جو کچھہ اسکے تجربہ و مشاہدہ میں آوے اس میں خدا کے علم و قدرت کے لحاظ سے خلاف مشاہدہ تجویزیں نکالیں۔ اور بناء علیہ اپنے عمل و برتاؤ میں اپنے علم و تجربہ کا لحاظ نہ کریں۔ ہمارے کلام کا نتیجہ صرف یہی ہے کہ اگر خدا یا اسکے رسول (علیہم السلام) کسی چیز میں کسی اثر خلاف مشاہدہ کا پایا جانا بیان کریں یا اسکا مشاہدہ کرادیں (جیسے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا و علیہ السلام کے حق میں خدا نے فرمایا ہے۔ منکروں نے انکو آگ میں ڈالدیا تو ہم نے آگ کو حکم دیا تو ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوجا۔ اور ایسا ہی صدہا بلکہ ہزارہا معجزات میں انبیا علیہ السلام سے وقوع میں آیا ہے) تو اسکو خدا کی قدرت کے لحاظ سے ممکن سمجھہ کر مان لیں اپنے علم و تجربہ کے لحاظ سے اسکو محال و خلاف عقل سمجھہ کر سحر و ہتھکنڈا و نظر بندی و خیال بندی نہ کہنے لگیں

> قلنا یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراهیم - (الانبیا، ۵۶)

جیسے کہ منکروں کا قول ہے۔ اور اسکا نتیجہ یہ نہیں ہے کہ انسان عمل و فعل میں بھی اپنے علم و تجربہ کا پابند نہ رہے۔ زہر کھالے اور آگ میں

> لقالوا انما سکرت ابصارنا بل نحن قوم مسحورون (الحجر ۱۲)

کود پڑے۔

جب ہم عالم ناسوت کیطرف خیال کرینگے اور انسانی کاموں میں مقتضائے انسانیت پر چلینگے تو ان ہی ضوابط و قواعد کی (جو ہمکو اپنے علم و تجربہ سے حاصل ہوئے ہیں۔ گو وہ بوجہ لاعلمی زمانہ ماضی و آیندہ کے کلی نہیں جزئی یا اکثری ہیں) پابند رہینگے اُنسے سر مو تجاوز نہ کرینگے۔ دریا میں بلا وساطت کشتی کبھی پار اُترنے کا قصد نہ کرینگے۔ کوٹھے پر سے زینہ کے سوا کبھی نہ اُترینگے۔ جلتی آگ میں کبھی قدم نہ ڈالینگے وقس علی ہذا۔ اور جب عالم جبروت کی باتیں کرنے لگینگے اور خدا کے علم و قدرت کو بیان کرنا چاہینگے تو اس مقام میں اپنے علوم و تجارب و ضوابط و قواعد کو اس پتھر کے کیڑے اور تالاب کی مچھلی کے خیالات سے زیادہ وقعت نہ دینگے۔

حکماء فلاسفہ نے بھی علم حقایق و خواص اشیاء کا دعوی کیا ہے تو ان کا یہہ منشاء نہیں ہے کہ جو حقایق و خواص اشیاء ہماری سمجھہ میں آئے ہیں خدا کے علم و قدرت کی رو سے بھی وہی حقایق و خواص اُن اشیاء کے ہیں بلکہ انکا منشاء یہہ ہے کہ جہانتک ہماری طاقت بشری کو رسائی ہوئی اُسکا مبلغ علم یہہ حقایق و خواص ہیں خدا کی علم و قدرت انہیں محدود و منحصر نہیں ہے۔ چنانچہ تعریف حکمت (جو علم اشیاء کما ہی ہے فی نفس الامر سے عبارت ہے) میں انکا قید بقدر طاقت بشریہ کو ضم کرنا اس منشاء کو صاف ظاہر کرتا ہے۔

بالجملہ حالات و خواص موجودات جو انسانی تجربہ میں آئے ہیں (گو بشری عملدرآمد کے لیئے قواعد و ضوابط ہیں) خدا تعالی کی قدرت کے لیئے قانون نہیں ہو سکتے۔ اور اس بات کا علم طاقت بشری سے خارج ہے۔ اور اہل نیچر کا اُن حالات موجودہ مشاہدہ کو نیچر بمعنی قانون قدرت رکھنا غلط ہے۔

اس مطلب کو ہم دوسری عبارت مین یون بیان کرسکتے ہین کہ نیچر دو قسم ہے ایک محسوس (یعنے حالات و خواص موجودات جو دکھائی دیتے ہین) دوسرا معقول (جو لوگون کی عقل نے نیچر محسوس پر قیاس کرلیا ہے) نیچر معقول کا تو خارج مین وجود ہی نہین ہے تو اُسکی عقل مین ہے جسنے وہ تجویز کیا ہے نیچر محسوس سے کسیکو انکار نہین مگر وہ قدرت خداوندی کے لئے قانون نہین ہو سکتا۔

وبطرز دیگر

نیچر دو قسم ہے حسّی (جو حس و مشاہدہ مین آتا ہے) اور خیالی جو حسی نیچر سے خیال نے اخذ کیا ہے۔ خیالی تو خیالی ہے حسی واقعی نیچر ہے مگر وہ قانون قدرت خداوندی بن جانے کی لیاقت نہین رکھتا۔

دوسری غلطی یہہ ہے کہ نیچر کو جو کچھہ سمجھو (حسی و واقعی خواہ عقلی و خیالی) اور جو کچھہ قرار دو (قانون قدرت کلی خواہ جزئی یا اکثری) اسی عالم و عالمیان سے تعلق ہے کیونکہ وہ اسی جہان کے حالات سے (موجودہ ہون یا متخیلہ) عبارت ہے اور مذہب کو بہت سا تعلق عالم اخروی سے ہے۔ اور اس عالم یا اسکی دہلیز عالم برزخ کے ہی متعلق اعتقادات کی اسمین ہدایت ہے۔ چنانچہ کسی اہل مذہب پر مخفی نہین ہے۔ پھر نیچر کا عین مذہب یا مذہب کا رہنما ہونا کیونکر ممکن ہے۔

ہم نے دلایل مندرجہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۸ جلد ۲ سے (جنسے قبل ورود شرع واقعی نیچر کا بھی احکام شرعیہ کیطرف رہنما نہ ہو سکنا ثابت ہوتا ہے) قطع نظر کرکے بطور فرض محال مان لیا کہ نیچر بعض احکام مذہب کا جو دنیا کے متعلق ہین (جیسے شکر محسن و بر و صلہ و احسان اقارب کا اچھا ہونا اور کفر منعم و زنا و قتل نفس ناحق کا برا ہونا) رہنما ہو سکتا ہے ولیکن اکثر عقاید مذہب کا (جو معاد و آخرت سے متعلق ہین) تو اس مین کہین سراغ نہین ملتا۔

شیرون کا غرانا پہونکا مرجھا جانا - بجلی کا چمکنا - بادل کا گرجنا - مینہہ کا برسنا - دریا کا بہنا - ہوا کا چلنا - آگ کا جلنا - پانی کا بجھانا - لوہے کا سخت ہونا - پتھر کا اچھا ہونا - بہنے سے نیچے کو آنا وغیرہ وغیرہ جو نیچر سے مراد ہے کہان بتاتا ہی کہ قبر مین انسان کو پہہ عذاب آئیگا اور منکر و نکیر سے یہہ سوال و جواب ہوگا - قیامت کو ان نامہ اعمال ہاتہہ مین دیا جائیگا - بہشت و دوزخ مین ایسا آرام یا الم ہوگا - پس مذہب کو جسمین اکثر اسی قسم کی باتین ہین عین نیچر کہنا اور نیچر کو عین مذہب ڈبل غلطی نہین تو کیا ہی۔

شاید حضرات نیچریہ یہہ کہین کہ ہم ان بکھیڑون کو قایل ہی نہین اور ہمارے نزدیک مذہب کو ان باتون سے کچھہ تعلق ہی نہین نہ کوئی قیامت ہی نہ برزخ نہ حساب و کتاب ہی نہ دوزخ و بہشت - یہہ سب ملاؤن کی باتین ہین جو چاندی کے کنگن والی حورون پر (جو ہمارے ملک کی گھوسنون سے زیادہ حسن نہین رکھتین) مرتے ہین اور لونڈون کی تمنا مین عمر بسر کرتے ہین - ہمارے نزدیک تو مذہب علی لامذہبی کا نام ہے جسمین کوئی قید عملی و اعتقادی ماخوذ و معتبر نہین ہی چنانچہ تمہارے رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۳ مین ہمارے مذہب کی تفصیل موجود ہی پھر نیچر مین ان خرابات کا پتہ و سراغ نہ ملنا کون سے اعتراض کا محل ہی - اس صورت مین غلطی دوم کا الزام ہم ان نیچریون کو نہ دینگے انکے الزام و افحام کے لئے پہلی غلطی کے بیان کو کافی سمجھینگے - اور اس غلطی دوم کے الزام کا مورد ان لوگون کو ٹھراوینگے جو ہنوز ان باتون کے قایل ہین و معہذا نیچریون کی تقلید سے نیچر کو عین مذہب سمجھتے ہین - اور اس مین شک نہین کہ جو شخص حشر و نشر و حساب و کتاب و دوزخ و بہشت و حور و قصور و سلاسل و اغلال کو اس تفصیل سے جو کتاب و سنت مین وارد ہے مان کر نیچر کو عین مذہب یا رہنمائے مذہب کہے (چنانچہ آجکل ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہین جو مذبذبین بین ذلک لا الی ھؤلاء و لا الی